ایک مجاہد اور روحانی پیشوا

از حکیم آفتاب احمد قریشی - ایم - اے - لاہور

سمالیہ کا ہیرو حاجی محمد امین بن عبداللہ حسن

——— جس نے ۲۰ سال تک آزادی کا پرچم نگوں نہ ہونے دیا

اِسلام کی عظمت کا عجیب کرشمہ ہے کہ مسلمانوں نے زوال کے دَور میں بھی جلیل القدر مشاہیر پیدا کیے۔ ان مشاہیروں کا ظہور کسی ایک ملک تک محدود نہ تھا۔ بلکہ اسلامی دنیا کے گوشہ گوشہ میں بلند پایہ کے اکابر ظہور پذیر ہوئے۔ سید جمال الدین افغانیؒ۔ سید احمد مہدی (سوڈان) شیخ احمد سنوسی طرابلس لیبیا۔ عبدالقادر الجزیری (الجریا) تھی۔

عالم حسین طرابلس (تارکستان) شیخ عبدہٗ (مصر) شیخ سارلیش (ترکی) عبدالکریم (مراکو) اور حضرت علامہ اقبالؒ جیسے بلند پایہ مشاہیر انھیں میں سے تھے۔ انھوں نے اسے اپنے دائرہ میں اِسلام کی شمعِ فروزاں کی۔ ان اکابر میں سمالیہ کے ایک بلند پایہ عالم اور دَرویش محمّد بن عبداللہ حسنؒ کی شخصیت یگانہ حیثیت کی حامل ہے۔ حاجی حسنؒ کی داستان رزم بزم افسانہ سے بھی دلکش ہے۔ حاجی حسنؒ نے ملک کے جہادِ آزادی کی قیادت کی۔ اور بیس سال تک ملک کی آزادی کے پرچم کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔ وہ اپنے علم و فضل۔ ایثار و خلوص۔ زہد و تقویٰ۔ اور جذبہ جہاد کی بنا پر اسلامی دنیا کے اکابر میں ممتاز ترین حیثیت کے حامل تھے۔ حاجی حسن روحانی پیشوا بھی تھے۔ انھوں نے اپنی رُوحانیت کو محض تزکیہ نفس تک محدود نہ رکھا۔ بلکہ جہادِ آزادی بھی کیا۔ اس اعتبار سے حاجی حسن مجاہد دلی تھے۔ علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں وہ مردِ مومن تھے جس نے اپنی نگاہ سے تقدیروں کو بدل دیا تھا۔ حاجی حسنؒ نے مسلسل بیس سال برطانوی سامراج کے خلاف جہاد کیا۔ یہ وہ دور تھا جب برطانوی سامراج اپنے پورے عروج پر تھا۔ اور برطانیہ کو دنیا میں سب سے بڑی فوجی طاقت سمجھا جاتا تھا۔ اتنی بڑی طاقت کے خلاف بے سرو سامانی کے عالم میں بیس سال جہاد فوجی معجزہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور یہ معجزہ ایک مردِ قلندر کا رہینِ منت ہے۔ اس مسلسل جہاد سے یہ حقیقت آشکارا ہوتی ہے۔ کہ یہ جہادِ دلی کس قدر عظیم شخصیت کے حامل تھے۔ ان کی قائدانہ صلاحیتیں بے نظیر تھیں۔ اسی بنا پر مسلسل بیس سال تک جہاد کیا۔ اور عوام کے اندر بھی جذبہ آزادی کو فروزاں رکھا۔ حاجی محمد بن عبداللہ حسن سمالیہ کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے دینی تعلیم اور رُوحانی تربیت مکہ معظمہ میں حاصل کی۔ سمالیہ واپس آنے بعد ان کی شخصیت مرجع خاص و عام بن گئی تھی۔

انگریزوں نے فوجی یلغار کی۔ مگر چشم فلک نے یہ حیرت انگیز نظارہ دیکھا۔ کہ مومن بے تیغ بڑے اور نہتے درویشوں نے برطانوی افواج کو شکستِ فاش دی۔ اس فتح و نصرت پر حاجی حسن بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہوا۔ اور انھوں نے اس کے تشکر و امتنان کے والہانہ جذبات کی ترجمانی کی۔

اس شکست سے برطانوی حلقے سخت مضطرب اور پریشان ہوئے۔ اور انھیں خطرہ محسوس ہوا کہ افریقہ کی سرزمین سے دوسرا مہدی نمودار ہو رہا ہے۔ چنانچہ برطانوی فوج نے دوسری بار پھر اپنی پوری قوت کے ساتھ حملہ کیا۔ ایک جانب برطانوی طاقت جدید ترین آلات سے مسلح افواج تھیں۔ دوسری طرف چند ہزار نہتے درویش جن کی سب سے بڑی متاع ایمان و اخلاص تھا۔ گویا حق و باطل کی آویزش تھی۔ اس معرکہ میں بھی حق کو غلبہ ہوا۔ اور باطل کو شکست ہوئی۔ برطانوی افواج سمالیہ کے مجاہدوں کی قوت ایمانی کا مقابلہ نہ کر سکیں اور راہ فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو گئیں۔ اس شکست سے برطانوی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ پسماندہ افریقیوں کو یہ جرأت کہ وہ برطانیہ کو شکست دیں۔ برطانیہ نے اب کے حبشہ و اتھوپیا سے ساز باز کی۔ دو جانب سے برطانوی افواج اور تیسری جانب سے حبشہ کی فوجوں نے یلغار کر دی۔ حاجی حسن کے مجاہدین اس جانبازی سے لڑے۔ کہ نہتے ہونے کے باوجود انھوں نے دشمن افواج کو زبردست شکست دی اس فتح و نصرت سے ہمکنار ہونے کے بعد بھی مجاہد کبیر نے امن و سلامتی کی کوشش کی۔ حاجی حسن نے برطانوی حکومت پر زور دیا۔ کہ وہ سمالیہ کے معاملات میں دخیل نہ ہو۔ مگر انگریز اپنی شکست پر غیظ و غضب کی کیفیت میں تھا۔ برطانوی سامراج نے چوتھی فوجی مہم منظم کی جس کا عبرتناک حشر ہوا۔ اور برطانوی حکومت کو اپنی قوت و سطوت کے باوجود ایک مرد قلندر کے روبرو سرنگوں ہونا پڑا۔ بالآخر مجبور ہو کر برطانوی حکومت نے حاجی حسن کے نمائندوں سے معاہدہ کیا۔ جس کے مطابق سمالیہ کے بیشتر حصّہ کی آزادی تسلیم کر لی گئی۔ انگریزوں نے اب سیاست کے مزید دام بچھائے۔ معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حملہ کر دیا مگر مجاہدوں نے انگریزی فوجوں کو بھگایا۔ اور انھیں مجاہدین پر حملہ کرنے کی ترغیب دی۔ مجاہدین نے ورمنگل قبیلہ کو تتر بتر کر دیا۔ انگریزوں نے اس قبیلہ کی امداد و اعانت کی آڑ میں درویشوں پر حملہ کر دیا۔ اور بے حد ظلم و تشدد کیا۔ مگر درویشوں نے اپنی آزادی کو برقرار رکھا۔

۱۹۱۹ء کے بعد ۱۹۱۹ء میں جنگ عظیم میں فتح کے بعد انگریز دنیا کی سب سے بڑی طاقت بن گئے۔ برطانیہ نے اعلان کیا۔ کہ عیسائیت نے اسلام پر فتح پائی ہے۔ برطانیہ نے اسلامی دنیا کو اپنا حریف سمجھتے ہوئے اس کی تباہی کے منصوبے تیار کیے۔ ترکی کے حصّے بخرے کرنے کی تجویز ہوئی۔ فلسطین کو یہود کا قومی وطن قرار دیا گیا۔ اور عرب ملکوں کو غلامی کا سامنا کرنا پڑا۔ برطانوی سامراج کے لیئے سب سے

بڑی خلش سمالیہ میں حاجی حسنؒ کا وجود تھا۔ اسلامی دنیا کے خلاف برطانیہ نے جو پروگرام مرتب کیا۔ اس میں مجاہد کبیر کے خلاف کارروائی بھی شامل تھی۔

برطانیہ کا خیال تھا۔ کہ مسلمان ختم ہو چکے ہیں۔ اور ان میں مقابلہ کی سکت باقی نہیں لیکن برطانوی سامراج اس حقیقت سے آشنا نہ تھا۔ کہ مسلمانوں کی خاک میں اب بھی شرر باقی ہے چنانچہ اس کی اسلام دشمنی مہم کا مسلمانوں نے پورے زور سے مقابلہ کیا۔ ہندوستان میں بڑے پیمانہ پر خلافت کی تحریک شروع ہوئی جس نے برطانوی سامراج کے چھکے چھڑا دیئے۔ برطانوی سامراج کے تابوت میں آخری میخ بہادر مصریوں نے ٹھوکی جب کہ انھوں نے سویز پر برطانوی فوجوں کے حملہ کو ناکام کر دیا۔ اب برطانیہ اپنے زخموں کو چاٹ رہا ہے۔ اور سیاست اور معیشت میں امریکہ کا حاشیہ بردار ہے۔ برطانیہ نے سمالیہ کو جنگی عزائم کا ہدف بنایا۔ برطانیہ نے طیاروں اور جدید ترین آلات سے لیس ہو کر ایک امن پسند قوم کو غلامی کے دام میں زبردستی جکڑنا چاہا۔ بربرا کے مقام پر ہوائی اڈا تعمیر کیا گیا۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے مجاہدین آزادی پر بمباری کی۔ فوجوں کے علاوہ دیہات کو بھی تباہ و برباد کیا گیا۔ بمباری سے بے شمار مجاہدین شہید ہوئے۔ اور اسطرح مجاہدین مجبور ہو گئے کہ وہ حبش کی جانب پہاڑوں میں پناہ لیں۔ انھوں نے سمجھا۔ کہ حاجی حسن کی قوت شیرازہ بکھر گیا ہے۔ اس کے دست و بازو ٹوٹ چکے ہیں۔ چنانچہ اس کا زور ہمیشہ ختم کرنے کی خاطر انھوں نے حاجی حسنؒ کو اپنے دامنِ شفقت میں لینا چاہا انگریزوں کو غالباً یہ غلط فہمی ہندوستان کے بعض نام نہاد صوفیاء کے رویہ سے ہوئی۔ جنھوں نے انگریزی کی حکومت کو رحمت خداوندی قرار دیا تھا۔ اور اپنی روحانی قوتوں کو انگریز کی فتح کے لیے صرف کیا تھا۔ مگر برطانوی سامراج پر یہ حقیقت آشکارہ نہ تھی۔ کہ مجاہد کی روح مفتوح ہوتی ہے۔ برطانوی سامراج کے نمائندے نے حاجی حسن کو تحریر کیا۔ کہ چالیس روز میں ہتھیار ڈال کر انگریزوں کے حلقہ بگوش ہو جاؤ۔ برطانوی حکومت تمہیں ملک میں ایک خانقاہ عطا کر دے گی۔ جہاں اقامت گزیں ہو کر تم عبادت میں مصروف رہو۔ کوئی اور ہوتا۔ تو وہ اپنے نفس کو دھوکہ دے کر انگریزوں کی اطاعت قبول کرتا۔ اور اس فیصلہ کے لیے شرعی جواز پیدا کر لیتا۔ "اولی الامر" کی ریت کو پیش کرنا اور مسئلہ کی تاویل کرنا۔ مگر حاجی حسنؒ ایک حقیقت شناس عالم تھے۔ اس پر یہ حقیقت آشکار تھی۔ کہ اسلام غلامی قبول ہی نہیں کرتا۔

مومن کا مقصود شہادت ہے۔ اور اس بلند منصب کا حصول مومن کی تمنا ہے۔ حاجی حسنؒ نے وہی فیصلہ کیا۔ جو ایک غیرت مند مسلمان کر سکتا ہے۔ اس برطانوی پیش کش کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے برطانیہ کے نمائندے کو تحریر کیا۔ کہ ہر چند کہ یہ شخص ایک مظلوم انسان محمدؒ بن عبد اللہ

حسنؒ کی جانب سے ہے۔ جس کو بلا سبب ظلم و تشدد کا نشانہ بنالیا۔ جہاں تک یہ تمہارے لکھنے کا تعلق ہے کہ درویش کی طاقت ٹوٹ گئی ہے۔ اس بارے میں اظہار رائے نہیں کرتا۔ حق تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ طاقت سے سرفراز کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے۔ اُسے کمزور کر دیتا ہے۔

جب حاجی موصوف کا یہ خط انگریزوں کے پاس پہنچا۔ تو وہ بے حد پریشان ہوئے۔ انھوں نے اب نیا دام بچھایا۔ کہ سمالیہ کے آلہ کار مسلمانوں کا ایک وفد ترتیب دیا۔ یہ نام نہاد مسلمان سمالیہ کے جعفر صادق تھے۔ جو مفاد کی خاطر انگریزوں سے وابستہ تھے۔ غلامی ان کی رگ و پے میں سرایت کر چکی تھی۔ مجاہدین کو درس غلامی دینے چلے تھے۔ اس وفد میں امراء کے علاوہ علماء بھی شامل تھے۔ جنھوں نے اپنے دین کو دنیا کے بدلے میں فروخت کر دیا تھا۔ یہ وفد جب حاجی حسنؒ کی خدمت میں پہنچا۔ تو حاجی حسنؒ نے وفد کے اراکین کو تلقین کی۔ کہ وہ برطانوی نمائندوں سے کسی صورت میں بھی تعاون نہ کریں اور آزادی کے لیے جہاد کریں۔ انھوں نے برطانوی نمائندے کا نام ایک مکتوب میں تحریر کیا۔ جس میں برطانوی ملوکیت کو جھنجوڑا گیا تھا۔ اور اپنے مطالبات دھرائے گئے۔ حاجی حسنؒ نے برطانوی نمائندہ کو یاد دلایا کہ تم نے زمین۔ عمارات اور دیگر اسناد پر غاصبانہ قبضہ کر لیا ہے۔ تم نے تشدد کیا۔ اور ہوائی جہاز کا استعمال کر کے ظلم و ستم سے کام لیا ہے۔ تم نے میرے بچوں کو قتل کیا ہے۔ اب میں مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ میرا سامان میرے حوالے کر دیا جائے۔ مقتولین کا خون بہا ادا کیا جائے۔ اور تم کو اس بات کا حتمی یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ دجل و فریب پر نہ ہو۔

چنانچہ برطانیہ نے اپنے آلہ کار لوگوں کو بڑھایا۔ کہ وہ مجاہدین کے خلاف نبرد آزما ہوں۔ ان ضمیر فروشوں اور زرخرید سپاہیوں نے انگریزی ہوائی جہازوں کے سائے تلے مجاہدین پر حملہ کر دیا۔ مجاہدین پسپا ہوئے۔ اس مرحلہ پر سمالیہ کا مجاہد حاجی محمدؐ بن عبداللہ حسنؒ علالت کا شکار ہوا۔ اور چند ہی روز میں انتقال کر گیا۔ حاجی محمد بن عبداللہ حسن کی وفات پر برطانوی سامراج کے حوصلے بڑھے اور انھوں نے بڑے زور سے یلغار کی۔ اور ملک کو تباہ و برباد کر دیا۔ سمالیہ میں ہزاروں سال قبل کی بعض قدیم عمارات تھیں۔ نام نہاد مہذب انگریزوں نے ان تاریخی عمارات کو مسمار کیا۔

حاجی حسنؒ صحیح معنوں میں شہید ہوئے۔ انھوں نے آزادی کی راہ میں جنگ کرتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اور وہ اپنی خوشبو سے پوری طرح باغ عالم کو مہکاتے رہے تھے۔ کہ انھیں رضوان نے باغ جنت کے لیے چُن لیا۔ حاجی حسنؒ کی وفات کے بعد مغربی طاقتوں نے سمالیہ پر قبضہ کر لیا۔ مگر یہاں کے بہادر عوام نے کبھی غلامی پر قناعت نہ کی۔ اور آزادی کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ خداوند کریم کے فضل و کرم سے یہ جدوجہد کامیاب ہوگئی۔ اب سمالیہ آزاد ہے۔ اور اسلامی ملک کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اور اسلامی اتحاد کا پرجوش حامی ہے۔ ■■